کوئی نہ کوئی گروپ، شہادت کے رد یا قبول کے معیار کا درست شرعی علم نہیں رکھتا۔ سو یہ کمیٹی ہی سارے فساد کی جڑ ہے لہٰذا ہماری رائے ہے کہ اسے ختم کر دیا جائے اور رؤیت ہلال کی ذمہ داری محکمہ موسمیات کے ماہرین فلکیات اور علمائے جغرافیہ کے سپرد کر دی جائے۔ عوام اپنی صوابدید کے مطابق ان کے فیصلہ کو مانیں یا مسترد کریں، انہیں آزاد کریں اور ہم سمجھتے ہیں کہ جب فساد کی جڑ درمیان میں سے نکل جائے گی تو عید یقیناً ایک ہی دن ہوا کرے گی۔

بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

مسٹر یوسف رضا گیلانی صدر زرداری کو بچانے میں خود قربانی کا بکرا بڑے فخر کے ساتھ بنے۔ ان کی یہ سیاسی قربانی، تاریخ سیاست میں جلی حروف سے لکھی جائے گی۔ مگر پنجاب کا یہ بھولا سید زادہ، سندھی، بلوچ کی خود غرضی اور بے وفائی سے بے خبر رہا ہم ایک شعر، ان کی نذر کرتے ہیں۔

ہم کو ان سے ہے وفا کی امید
جو نہیں جانتا وفا کیا ہے

بازارِ سیاست میں جنس وفا نایاب ہے اگر ہوتی تو نواز شریف کی جلاوطنی کے بعد، ان کی مسلم لیگ کے بطن سے ق لیگ جنم نہ لیتی۔ اگر ہوتی تو پی پی کے بانی مسٹر زیڈ۔ اے بھٹو کی پھانسی کے وقت کوثر نیازی، غلام مصطفیٰ جتوئی اور غلام مصطفیٰ کھر طوطا چشمی نہ کرتے۔ زرداری نے اپنی اہلیہ سے بھی وفا نہ کی تو گیلانی سے کیوں کرتے۔ وہ ایوان صدر میں اپنی ناقدری، اپنے مہمانوں کی عدم پذیرائی راجا رینٹل کے ہاتھوں، اپنے لگائے ہوئے بوٹوں کی کٹائی، اہم پالیسی معاملات سے اپنی بے دخلی اپنے بیٹے کی گرفتاری اور آخر میں شاہی اصطبل کے پڑوس میں اپنی رہائشی ذلت پر آنسو بہاتے ہوئے بوریا بستر گول کر گئے اور کسی نے جھوٹے منہ بھی جانے کی وجہ نہ پوچھی۔

بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

اخبارات میں آیا ہے کہ ان کے چہیتے اب ان کا فون سننے سے بھی کتراتے ہیں ان سیاسی چمچوں نے بموجب اپنی سرشت کے مطلعِ سیاست کے ڈوبنے والے سورج کی پوجا ترک کر دی ہے اور ایوان صدر میں ضوفشاں نیر اعظم کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے ہیں۔

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

ہمیں گیلانی صاحب کی اس رسوائی پر افسوس تو ضرور ہے مگر ان کے جانے سے ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ